Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے طریقہ ہائے تدریس

*سعید اللہ
** محمد اختر
*** محمد عمران شاہد
**** پروفیسر ڈاکٹر رفاقت علی اکبر

Abstract

Islam is a religion, which highlight the importance of education. Allah (SWT) bestowed Muhammad (PBUH) as the Holy Prophet of Islam and gave Him the title of a teacher as well. The teachings of the Holy Prophet are true guidelines for humanity in every walk of life. The objective of the present study was to explore the teaching methods and strategies of the Holy Prophet Muhammad (PBUH). The Holy Quran and the Hadith of the Holy Prophet were used as major sources to explore the teaching methods of the Holy Prophet Muhammad (PBUH). It was concluded that the teaching methods given by the Holy Prophet are the best and effective teaching methods.

Keywords: *Mohammad (PBUH), Islamic Education, Teaching Methods*

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے بہت سے ابنیاء ورسل مبعوث فرمائے۔ ان تمام انبیاء ورسل نے اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے اور احکام الٰہی کو دنیا میں نافذ کرنے کی حتی الوسع جدوجہد کی۔ سلسلہ نبوت کے آخری چراغ خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں[1]۔ اللہ نے آپؐ کو پوری عالمِ انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کو دی گئی تعلیمات بھی قیامت تک کے لوگوں کے لیے شمع ہدایت ہیں۔ آپ ﷺ کو یہ تعلیمات الٰہی دو صورتوں میں عطا کی گئیں۔ پہلی صورت قرآن مقدس اور دوسری صورت آپ کی احادیث مبارکہ ہیں[2]۔ آپ ﷺ نے خود کو بطور معلم پیش کیا اور اعلیٰ اوصاف کے ذریعے اللہ کے احکامات لوگوں تک پہنچانے اور انہیں عملی طور پر نافذ کرنے کے لیے بہترین نمونہ بھی پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل پیغمبر سیدنا ابراہیمؑ کی دعا کو قبول کرتے ہوئے نبی اکرم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو معلم بنا کر اس امت پر احسان کر دیا[3]۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے مرتبہ کو بطور معلم ظاہر کیا۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ معلمی ایک باوقار اور پیغمبرانہ پیشہ ہے۔ معلم اپنے اوصاف کے ذریعے کسی بھی قوم کا ثقافتی ورثہ نہ صرف محفوظ رکھتے ہیں بلکہ اسے اگلی نسلوں تک منتقل بھی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں نوجوان نسل کو عملی مہارتوں کی تربیت دینا اور پیش آمدہ خطرات سے نمٹنے کے لیے استدلال اور تفکر و تدبر جیسی صلاحیتوں سے لیس کرنا بھی معلم کے فرائض میں شامل ہے۔ اس لیے یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ معلم اپنے اندر وہ تمام اوصاف بھی رکھتا ہو جو اس پیشہ کے لیے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ عام انسانوں کے برعکس نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کے اوصاف سے مزین کیا ہے۔ آپ ﷺ کے اعلیٰ اوصاف اور اخلاق و کردار کی سند بھی خود اللہ نے ان الفاظ میں جاری کی ہے۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[4]

"بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ (کی زندگی) بہترین نمونہ ہے۔"

* پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ تعلیم و تحقیق، یونیورسٹی آف پنجاب لاہور
** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ ایجوکیشنل ٹریننگ دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
*** پی ایچ ڈی سکالر، (ایجوکیشن) یونیورسٹی آف اوکاڑہ
**** ڈائریکٹر ادارہ تعلیم و تحقیق، یونیورسٹی آف پنجاب، لاہو

1 پارہ نمبر 22، الاحزاب 33، آیت نمبر 40

2 مسند احمد / مسند الشافعین، حدیث المقدام بن معدیکرب

3 پارہ نمبر 4، آل عمران 3، ایت 164

4 پارہ نمبر 21، الاحزاب 33، آیت نمبر 21

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

درج بالا آیت سے واضح ہے کہ تمام انسانوں اور جنوں کی زندگی کے ہر پہلو کے لیے آپ ﷺ کی زندگی کو ہی بہترین نمونہ سمجھا ہو گا اور آپؐ کی اطاعت سے انہیں زندگی کے ہر میدان میں کامیابی ملے گی۔ ویسے تو آپؐ بچپن سے لے کر اپنی دنیاوی زندگی کی آخری سانس تک تمام لوگوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ چونکہ موجودہ دور میں زندگی کے تمام پہلوؤں کو پیشہ وارانہ انداز دے دیا گیا ہے اور زندگی کے ان تمام پہلوؤں کی تعلیم وتربیت کے لیے باقاعدہ تعلیمی ادارے بنائے گئے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں علم و عمل کی ذمہ داری اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں آپ کے بطور معلم بہترین کردار کی بات کی جائے گی۔ چنانچہ زیر نظر تحقیقی مضمون کا مقصد نبی اکرمؐ کے تدریسی طریقوں سے روشناس کرانا ہے۔

نبی اکرم ﷺ اور تعلیم

نبی اکرمؐ نے حصولِ تعلیم پر بہت زور دیا[5]۔ آپ پر نازل ہونے والی پہلی وحی میں ہی تعلیم و تعلم کو بہت اہمیت دی گئی۔ پہلی وحی میں لفظ "اقراء" کی پانچ مرتبہ تکرار کی گئی جس سے پڑھنے (تعلیم حاصل کرنے) کی اہمیت واضح ہوتی ہے[6]۔ آپؐ نے نبی مبعوث ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے والوں کو ابتداء میں خود تعلیم دی اور بعد میں مختلف صحابہ کرام کو یہ ذمہ داری تفویض کی کہ وہ دوسرے لوگوں کو اسلامی تعلیمات سکھائیں اور ضروری عصری علوم سے بھی روشناس کریں[7]۔ چنانچہ مکہ مکرمہ میں سیدنا ارقم بن ابی لارقمؓ کے مکان کو اسلام کے پہلے تعلیمی ادارے کے طور پر استعمال کیا گیا[8]۔ محل وقوع کے لحاظ سے یہ مکان بہت ہی اچھی جگہ پر تھا۔ کفار مکہ اس دور میں مسلمانوں کو اکٹھا نہیں ہونے دیتے تھے اور ہر لحاظ سے تنگ بھی کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ اِن کفار سے چھپ کر سیدنا ارقمؓ کے مکان میں اکٹھے ہوتے، مذہبی فرائض ادا کرتے اور ضروری تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ یہی مکان بعد میں دار ارقم کے نام سے مشہور ہوا[9]۔

مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر کی اور اسے تعلیم وتربیت کا مرکز بنا دیا[10]– جب مختلف علاقوں کے لوگ مسلمان ہونا شروع ہوئے تو مسجد نبوی میں ایک چبوترہ بنوایا گیا جسے صُفہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے[11]۔ مختلف علاقوں سے آنے والے صحابہ کرامؓ اس جگہ قیام کرتے اور اسلام کی بنیادی تعلیمات حاصل کر کے اپنے مقامات پر روانہ ہو جاتے تھے۔ صفہ میں قیام وطعام کا خرچ مسلمان مل جل کر ادا کرتے تھے[12]۔ ایک روایت کے مطابق ایک ہی وقت میں تقریباً 70 صحابہ کرامؓ صفہ میں زیرِ تعلیم رہے۔ یہاں یہ بات مدِ نظر رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دورِ مقدس میں علم کی وہ اقسام شامل ہیں جن کی مدد سے انسانی روابط، رویوں اور تہذیب وتمدن کے خدوخال طے کیے جاتے ہیں[13]۔

نبی اکرمؐ نے تعلیم کے مختلف پہلو مقرر فرمائے تھے۔ آپؐ نے ایک پہلو عمومی تعلیم کا رکھا جو کہ تمام لوگوں کے لیے تھا۔ اس کے علاوہ دوسرا پہلو خصوصی یا تخصص کا تھا جس میں مسلمانوں کے قائدین اور علماء کی تیاری کی جاتی تھی[14]۔ اس کے علاوہ تعلیم کے ایک پہلو کے تحت خواتین کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جاتا تھا۔ آپؐ نے اس مقصد کے لیے اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو متعین فرمایا۔ ہفتے میں ایک دن خواتین کی تعلیم کے لیے مخصوص تھا۔ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ خواتین کو معاشرتی اور خوانگی امور کے حوالے سے تعلیم دیتی تھیں۔ آپؐ نے لوگوں کو نصیحت فرمائی کہ عورتوں کے معاملات اور نظامِ معاشرت کے حوالے سے سیدہ عائشہؓ سے تعلیم حاصل کریں[15]۔

نبی اکرمؐ کی طرف سے مقرر کردہ پہلوؤں میں سے ایک پہلو مخصوص افراد کو انفرادی توجہ سے خاص مواقع پر تعلیم دینا شامل ہے[16]۔ آپؐ نے تعلیم دینے کے علاوہ فروغ تعلیم کی طرف بھی بھرپور توجہ فرمائی۔ اِس مقصد کے لیے آپؐ نے مختلف علاقوں سے آنے والے صحابہ کرامؓ کو ضروری تعلیم دے کر اِن کے آبائی علاقوں میں بھیج دیا۔ اِن صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے علاقوں میں جا کر دیگر لوگوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا[17]۔

رسول اللہ ﷺ کے طریقہ ہائے تدریس:

---

5 بخاری / کتاب فضائل / باب منیر کم سنی تعلیم القرآن اصحاب

6 پارہ نمبر 30 العلق 96 آیت نمبر 1 تا 5

7 بخاری / کتاب المغازی / غزوہ البدر

8 طبقات ابن سعد / مکتبہ دارالسلام

9 طبقات ابن سعد / مکتبہ دارالسلام

10 صحیح البخاری کتاب العلم باب ذکر العلم والفشافی المسجد 133 / صحیح البخاری کتاب المناقب باب من انتب الی آبائے فی الاسلاء نامی حلقہ 3527

11 سنن ابی داود / باب نبی ثواب القرات القرآن / مکتبہ اسلامیہ

12 مسلم کتاالاستربتے باب اکرام الضیف وفضل اشارہ 2057

13 طبقات ابن سعد فضائل معاویہ / مکتبہ اسلامیہ

14 بخاری / باب العبعہ / مکتبہ دارالاندلس

15 الاصابہ فی تمیز الصحابہ / ابن حجر اسقلانی / مکتبہ دار سلام

16 مصنن الترمذی ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب حدیث نمبر 3563

17 صحیح البخاری کتاب الایان باب اداء الخمس من الایان حدیث 53

Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

آپؐ نہایت ہی پرکشش انداز میں صحابہؓ کو تعلیم دیتے۔ آپ کا طریقہ تدریس اس قدر پُر تاثیر تھا کہ صحابہ کرامؓ جلد ہی وہ تمام چیزیں سیکھ لیتے تھے جو آپ انہیں سکھاتے تھے[18]۔ آپؐ سامعین کی آسانی کے لیے جامع اور مختصر تعلیم دیتے تھے[19]۔ آپؐ نے جب بھی کوئی بات کی اسے مکمل اور احسن انداز میں سمجھایا۔ آپؐ کی تعلیم کے دوران صحابہ کرامؓ مکمل استفادہ کرتے اور بہتر انداز میں سیکھ لیتے[20]۔ آپؐ نے دوران تدریس کبھی بھی طلبہ پر سختی نہیں کی، کبھی جسمانی تشدد نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کوئی ایسی بات یا اشارہ کیا کہ جس سے صحابہ کرامؓ کو ذہنی وجسمانی تکلیف ہو[21]۔ آپ ﷺ کے اس طریقہ تدریس کو دنیا بھر کے تمام ماہرینِ تعلیم نے طلبا کی تعلیم وتربیت کیلئے موزوں قرار دیا ہے اور طلبا کو مارنے کی بجائے ترغیبات کے ذریعے تعلیم دینے کی سفارش کی ہے۔ پاکستان میں بھی حکومت نے طلبا پر ہر طرح کے جسمانی تشدد کو ختم کرنے کا حکم جاری کیا اور "مار نہیں پیار" کا پرکشش تصور دیا[22]۔

آپؐ دوران تدریس مجرد تصورات کی وضاحت کے لیے آسان مثالیں بیان کرتے۔ تصورات کو آسان بنانے کے لیے دستیاب سمعی وبصری معاونات کا بھرپور استعمال کرتے۔ آپؐ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کو تعلیم دے رہے تھے اور اِس دوران آپؐ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں۔ اِس کے بعد ایک الگ لکیر کھینچی، اِن لکیروں سے آپؐ نے واضح کیا کہ ایک سیدھی لکیر سے مراد حق کا راستہ ہے جو جنت لے جاتا ہے۔ چار لکیروں سے مراد باطل کے راستے ہیں جو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں[23]۔ آپؐ نے جامد تصورات کو مثالوں سے واضح کیا۔ ایک مرتبہ آپؐ نے منافق کی تعریف عملی لحاظ سے اور مثالوں سے کی جس سے تمام صحابہ کرامؓ کو "منافق" کے تصور سے آگہی ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ منافق وہ ہے جو جھوٹ بولے، امانت میں خیانت کرے اور وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے[24]۔

ایک دفعہ آپؐ صحابہ کرامؓ کے ساتھ محوِ سفر تھے کہ ایک درخت کو دیکھا اس کے پتے جھڑنے والے تھے۔ آپؐ نے اِس دستیاب تعلیمی معاونت (درخت) سے فائدہ اٹھایا اور صحابہ کرامؓ کو متوجہ کرکے ٹہنی کو ہلایا جس سے سارے پتے جھڑ گئے۔ اِس موقع پر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو تعلیم دی کہ جس طرح ٹہنی ہلانے سے یہ پتے جھڑ گئے اِسی طرح جب مسلمان دن رات میں پانچ فرض نمازیں (صلوٰۃ) ادا کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں[25]۔ ایک دفعہ آپؐ نے مثال دی کہ جس طرح نہر میں پانچ مرتبہ نہانے سے جسم پر میل کچیل نہیں رہتی اس طرح پانچ مرتبہ وضو کرکے نماز پڑھنے سے انسان گناہوں کی میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے[26]۔

آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کی تعلیم وتربیت کے لئے تقریری طریقہ تدریس (لیکچر میتھڈ) بھی استعمال کرتے۔ آپ ﷺ تقریری طریقہ تدریس میں سامعین وحاضرین کی ذہنی وعلمی سطح اور دستیاب وقت کے دورانیے کو بھی مدِنظر رکھتے۔ آپ ﷺ نے کوہِ صفا، جمعتہ المبارک، عیدین اور حجتہ الوداع کے خطبات میں تقریری طریقہ تدریس استعمال کیا[27]۔ یاد رہے کہ تقریری طریقہ تدریس موجودہ دور میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ تدریس سے طلبہ کی کثیر تعداد کو ایک ہی جگہ پر وضاحت طلب موضوعات بہتر انداز میں پڑھائے جاسکتے ہیں۔ آپ ﷺ کسی اہم بات کو سمجھانے اور طلبہ کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ایک ہی بات کو کئی بار کہتے تھے۔ اس طریقہ تدریس کو تکراری طریقہ تدریس کہا جاتا ہے[28]۔ اس طریقہ تدریس سے طلبہ میں علمی موضوع کے متعلق دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور وہ بہتر انداز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

آپ ﷺ مظاہراتی طریقہ تدریس بھی استعمال کرتے تھے۔ مظاہراتی طریقہ تدریس میں معلم اپنے طلبہ کے سامنے خود عمل کرکے دکھاتا ہے اور طلبہ اپنے استاد کے کئے گئے عمل کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اِس عمل کے ذریعے طلبہ عملی موضوعات کو بہتر انداز میں سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے بہت سے اسلامی احکامات و فرائض مظاہراتی طریقہ تدریس کے ذریعے صحابہ کرامؓ کو سمجھائے۔ مثلاً آپ ﷺ نے وضو اور نماز وغیرہ کی تعلیم مظاہراتی طریقہ تدریس سے دی[29]۔ جدید ماہرین تعلیم تجربات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مظاہراتی طریقہ تدریس طلبہ کے لئے بہت موزوں ہے۔ اِس کے علاوہ آپ ﷺ مباحثی طریقہ تدریس (Discussion Method) اور حل مسئلی طریقہ (Problem Solving Method) بھی استعمال کرتے تھے۔ مسجد نبوی اور مسجد قباء کی تعمیر اور غزوہ خندق کے موقع پر خندق کی کھدائی ان طریقہ ہائے تدریس کی مثالیں ہیں[30]۔

---

18 بخاری / مناقب ابی ہریرہ / مکتبہ دارالسلام

19 مسند احمد / باب مسند ابی ہریرہ / مکتبہ اسلامیہ

20 مسند احمد / باب مسند ابی ہریرہ / مکتبہ اسلامیہ

21 بخاری / مناقب انس / مکتبہ دارالسلام

22 حکومت پاکستان 2009

23 سنن ابن ماجہ / المقدمہ / باب اتباع سنت رسول اللہ حدیث نمبر 11 سنن الدارمی / المقدمۃ / باب نافی کرلعین اخذ الرای 208 مسند احمد / مسند عبداللہ بن معد 4142، 4437 مسند جابر بن عبداللہ 15277

24 صحیح البخاری / کتاب / الشادات / باب من امن باغاز الوعد 268

25 مسند احمد: 540

26 صحیح البخاری کتاب امواقیت الصدیق باب الصطوات الخمس کفارۃ نمبر 528

27 صحیح البخاری / کتاب الاضافی باب من کان الا ضحیٰ یوم اکبر نمبر 5550

28 صحیح البخاری کتاب استادات باب ما قیل فی کھادہ الزور 2ے 2654

29 صحیح البخاری کتاب الصوم باب الا الرطب والیابس الصائم 1934 / نماز صحیح البخاری کتاب الاذان مافر 631

30 مسجد نبوی صحیح بخاری کتاب الصالاۃ باب مل تفبش قصور مشرکی الجاعلیۃ 428 / خندق صحیح البخاری کتاب المغاری باب نمبر الخندق 4101

اِن طریقہ ہائے تدریس سے طلبہ میں مسلے کے حل کے لئے غور فکر کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ تحقیق کے مطابق عام طلبہ مختلف وجوہات کی بناء پر سوالات پوچھنے کی ہمت نہیں کرتے۔ اِس لیے بہترین معلم وہ ہے جو خود سوالات بھی کرے اور پھر ان کی وضاحت بھی کر دے۔ آپؐ اپنے سامعین وحاضرین کی علمی سطح، استعداد اور دلچسپیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف سوالات کرتے۔ بعد میں ان سوالات کی خود ہی وضاحت کر دیتے تھے۔ اِس سوالیہ انداز سے طلبہ کی توجہ حاصل ہوتی ہے اور ان کی علمی استعداد میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ماحاصل:

درج بالا سطور میں لکھے گئے وہ تمام طریقہ ہائے تدریس تمام طلبہ کیلئے مفید قرار پائے ہیں۔ جو آپ ﷺ نے دوران تعلیم اختیار کئے۔ اس لئے درج بالا دلائل کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ پوری کائنات میں عظیم ترین معلم ہیں۔ بحیثیت اسلامی مملکت پاکستان کے مقتدر حلقوں کو چاہیے کہ وہ نظام تعلیم کو اسلامی رنگ میں ڈھالیں اور آپکے اختیار کردہ طریقہ ہائے تدریس کو تربیت اساتذہ کے نصاب کا حصہ بنائیں۔ تربیت اساتذہ کے اداروں میں وہ تمام سہولیات مہیا کی جانی چاہیں جن سے زیر تربیت اساتذہ کو نبی اکرم ﷺ کی زندگی (بحثیت معلم) سے روشناس کروایا جاسکے۔ اس کے علاوہ دوران ملازمت اساتذہ کے لئے ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا جائے جن میں انہیں آپ ﷺ کے اختیار کردہ طریقہ ہائے تدریس کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

حوالہ جات:

1۔ پارہ نمبر22، الاحزاب 33، آیت نمبر 40/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
2۔ مسند احمد/ مسند الشافین، حدیث المقدام بن معد یکرب/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
3۔ پارہ نمبر4، آل عمران 3، ایت164/ مکتبہ داراسلام لاہور
4۔ پارہ نمبر21، الاحزاب 33، آیت نمبر 21/ مکتبہ داراسلام لاہور
5۔ بخاری/ کتاب فضائل/ باب منیر کم سنی تعلیم القرآن اصحاب/ مکتبہ دارالاندلس لاہور
6۔ پارہ نمبر30 العلق 96 آیت نمبر 1 تا 5/ مکتبہ دارالاندلس لاہور
7۔ بخاری/ کتاب المغازی/ غزوہ البدر/ مکتبہ دارالاندلس لاہور
8۔ طبقات ابن سعد/ مکتبہ دارالسلام لاہور
9۔ طبقات ابن سعد/ مکتبہ دارالسلام لاہور
10۔ صحیح البخاری کتاب العلم باب ذکر العلم والفشافی المسجد 133/ صحیح البخاری کتاب المناقب باب من انتب الی آبائے فی الاسلاء نامی حلقہ 3527 مکتبہ اسلامیہ لاہور
11۔ سنن ابی داود/ باب نبی ثواب القرات القرآن/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
12۔ مسلم کتاالاسترجئے باب اکرام الضیف وفضل اشارہ 2057/ مکتبہ داراسلام لاہور
13۔ طبقات ابن سعد فضائل معاویہ/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
14۔ بخاری/ باب العبعہ/ مکتبہ دارالاندلس لاہور
15۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ/ ابن حجر اسقلانی/ مکتبہ دار سلام لاہور
16۔ مصنن القرمذی ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب حدیث نمبر 3563/ مکتبہ داراسلام
17۔ صحیح البخاری کتاب الایان باب اداء الخمس من الایان حدیث 53/ مکتبہ دارالاندلس لاہور
18۔ بخاری/ مناقب ابی ہریرہ/ مکتبہ داراسلام لاہور
19۔ مسند احمد/ باب مسند ابی ہریرہ/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
20۔ مسند احمد/ باب مسند ابی ہریرہ/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
21۔ بخاری/ مناقب انس/ مکتبہ داراسلام لاہور
22۔ حکومت پاکستان 2009
23۔ سنن ابن ماجہ/ المقدمہ/ باب اتباع سنت رسول اللہ حدیث نمبر 11 سنن الوارمی/ المقدمت/ باب نانی کر لعین اخذ الرای 208 مسند احمد/ مسند عبداللہ بن معد 4142، 4437 مسند جابر بن عبداللہ 15277/ مکتبہ دارالاندلس لاہور
24۔ مسند احمد:540/ مکتبہ دار اسلام لاہور
25۔ صحیح البخاری کتاب امواقیت الصدیق باب الصطوات الخمس کفارۃ نمبر 528/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
26۔ صحیح البخاری/ کتاب/ الشادات/ باب من امن باغاز الوعد 268/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
27۔ صحیح البخاری/ کتاب الاضافی باب من کان الاضحیٰ یوم اکبر نمبر 5550/ مکتبہ اسلامیہ لاہور
28۔ صحیح البخاری کتاب استادات باب ماقیل فی کھادہ الزور2ے 2654/ مکتبہ داراسلام لاہور
29۔ صحیح البخاری کتاب الصوم باب الا الرطب والیابس الصائم 1934/ نماز صحیح البخاری کتاب الاذان مافر 631/ مکتبہ داراسلام لاہور

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

30۔ صیح بخاری کتاب الصالاۃ باب مل تفبش قصور مشر کی الجاعلیتہ 428/ خندق صیح البخاری کتاب المغاری باب نمبر الخندق 4101/ مکتبہ اسلامیہ لاہور